ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

صابرہ بیگم ❁

انیسویں صدی میں شاعراتِ اردو کے تذکرے — تعارف و تحقیق

Biographical accounts of Urdu Poetesses in Nineteenth Century: Reaserch and Indruction

By *Sabra Begum, PhD Scholar, Dept. of Urdu, International Islamic University, Islamabad.*

ABSTRACT

Biographical Accounts *(Tazkiras)* are one of the most reliable sources of the information about the eminent personalities of the past. These provide a good amalgamation of social, literary and scholastic history of the given society and also become the foundation stone of the literary criticism. The era of *Tazkira* writing of female Urdu poets formally starts during the end of the nineteenth century, appromixately after two centuries of *tazkira* writing and one century of *Tazkira* writing of Urdu poets in India. *Tazkiras* of the poetesses, not only have basic importance with respect to their nature, presentation, language and expression but also these are the only significant source of information about the Biography and poetry of the contemporary poetesses. This research study has presented the introduction of *Tazkiras* of urdu poetesses which were written in end of the nineteenth century and also effort has been made to find out that how many of these *tazkiras* have been written during the period and what is style of their presentation.

Keywords: Biographical Accounts, Poetry, Urdu Poetesses, Nineteenth Century.

❁ لیکچرر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ کالج، ملتان۔

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

تذکرے نہ صرف اردو تنقید کا نقشِ اوّل ہیں بلکہ سوانح و تاریخ کا ماخذ بھی ہیں۔ ہندوستان میں تذکرہ نویسی کے تقریباً دوسو برس گزر جانے کے بعد اور اردو شعرا کی تذکرہ نویسی کے تقریباً ایک صدی بعد انیسویں کے آخر میں باقاعدہ طور پر شاعرات کی تذکرہ نویسی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔شاعرات کے یہ تذکرے اپنی نوعیت، زبان و بیان کے اعتبار سے نہ صرف اہمیت کے حامل ہیں بلکہ معاصر شاعرات کے حالات وکلام کا واحد ماخذ بھی ہیں۔اس مقالے میں انیسویں صدی کے آخر میں لکھے جانے والے اردو شاعرات کے تذکروں کا تعارف پیش کیا گیا ہے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ انیسویں صدی میں شاعرات کے کم و بیش کتنے تذکرے لکھے گئے اور ان کی پیش کش کا انداز کیا ہے؟

تذکرے نیم تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔یہ شخصیت کے حالات وکوائف کو جاننے، سمجھنے اور اردو شعر و ادب کے تاریخی اور تحقیقی مطالعے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ان تذکروں کے مطالعے کے بغیر نہ قدیم شعر و ادب کے فکری رجحانات ومیلانات کو سمجھا سکتا ہے اور نہ ہی ان کے عہد کے تنقیدی شعور کا جائزہ لینا ممکن ہے۔ان کے مطالعے کے بغیر ان کے عہد کے فنی معیارات کو پرکھنے کی کوشش بھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔اس لیے کلاسیکی ادب بالخصوص شعری سرمائے کی تفہیم وتنقید کے لیے ان تذکروں کا بنظرِ غائر مطالعہ از حد ضروری ہے۔

اردو تذکرہ نگاری کی تاریخ کا اگر جائزہ لیا جائے تو اردو تذکرہ نگاری کا آغاز فارسی کے تتبع میں ہوا کیوں کہ اس عہد میں مختلف اصناف ادب میں فارسی نمونوں کی تقلید اور اس کی ادبی روایات کی نمائندگی کو معاشرے میں اعتبار اور قبولیت عام کا درجہ حاصل تھا۔ بعد میں جب اردو شاعری کا رواج عام ہونے لگا تو اسی روایت کے پیشِ نظر اٹھارھویں صدی کے نصف آخر میں ریختہ گو شعرا کے درجنوں تذکرے منظر عام پر آئے۔ریختہ گو شعرا کے ان تذکروں میں جس تذکرے کو زمانی تقدم حاصل ہے۔ وہ میر تقی میر کا تذکرہ ''نکات الشعرا'' (۱۷۵۲ء) ہے۔ ''نکات الشعرا'' (۱۷۵۲ء) نے اردو تذکرہ نگاری پر اتنا گہرا اثر چھوڑا کہ بعد کے تذکرہ نگار اس کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے۔اس کے بعد لکھے جانے والے تذکروں میں کچھ نکات الشعرا (۱۷۵۲ء) کے زیر اثر معرض وجود میں آئے اور کچھ اس کے ردعمل کے طور پر سامنے آئے۔ریختہ گو شعرا کے ان تذکروں کی زبان فارسی تھی۔ان تذکروں میں شعرا کے احوال کا اندراج فارسی زبان میں اور ان کے نمونۂ کلام کا اندراج اردو میں ہوتا تھا۔ بعد میں فورٹ ولیم کالج میں کچھ تذکرے اردو زبان میں بھی لکھے گئے،ان میں شعرا کے احوال اور ان کا نمونۂ کلام دونوں کا اندراج اردو زبان میں ہوتا تھا۔ چناں چہ اسی رجحان کے پیشِ نظر انیسویں صدی میں متعدد تذکرے اردو زبان میں منظر عام پر آئے۔اردو شعرا کے ان تذکروں میں چند ایک شاعرات کا ذکر بھی مل جاتا ہے۔لیکن صاحب

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

''سخنِ شعرا'' (۱۸۷۴ء) نے سب سے پہلے شاعرات کا مختصر ضمیمہ اپنے تذکرے میں شامل کیا۔سخن شعرا (۱۸۷۴ء)عبدالغفور نساخ کا انیسویں صدی کے آخر میں لکھا جانے والا ضخیم تذکرہ ہے۔اس تذکرے میں تقریباً چوبیس سو سے زائد ریختہ گوشعرا کے حالات اور ان کے نمونۂ کلام کا اندراج ملتا ہے۔ یہ تذکرہ پہلی دفعہ نول کشور پریس لکھنؤ سے ۱۸۷۴ءمیں شائع ہوا۔اس تذکرے کے آخری دس صفحات میں شاعرات کے حالات و کلام کا تذکرہ کیا گیا ہے،جس میں تقریباً تین درجن سے زائد شاعرات کے حالات اور ان کے نمونۂ کلام کا اندراج کیا گیا ہے۔لیکن باقاعدہ طور پر شاعرات کی تذکرہ نویسی کا آغاز انیسویں صدی کا آخر سے ہوتا ہے۔

محققین کے مطابق شاعرات کے طبع ہونے والےتذکروں میں جس تذکرے کو زمانی اعتبار سے تقدم حاصل ہےوہ فصیح الدین رنج میرٹھی کا تذکرہ بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) ہے اور اردو شاعرات کے طبع ہونے والے تذکروں میں پہلا تذکرہ ہے۔لیکن اس تذکرے سے پہلے بھی دو تذکروں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں جو بہارستان ناز سےتقریباًسولہ سال پہلے لکھے گئے۔ ان میں سے ایک کریم الدین کا تذکرہ تذکرۃ النسا اور دوسرا محترمہ خدیجۃ النسا کا اذکار خواتین (۱۸۴۷ء) ہے۔ جہاں تک کریم الدین کے تذکرۃ النساء کاتعلق ہے۔اس تذکرے سےمتعلق معلومات محدود ہیں اور یہ تعین کرنا بھی مشکل ہے کہ وہ مطبوع ہوا بھی ہے یا نہیں۔تاہم اتناوثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس تذکرے کی ترتیب تکمیل کوپہنچ چکی تھی۔چوں کہ اس کا ذکر طبقات الشعرا (۱۸۴۷ء) کے حصہ چہارم میں کیا گیا ہےاورطبقات الشعرا(۱۸۴۷ء) کا سالِ تصنیف ۱۸۴۷ء ہےاس لیے یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ طبقات الشعرا (۱۸۴۷ء) سے پہلے اس تذکرے کی تکمیل ہو چکی تھی۔کیوں کہ کریم الدین نے طبقات الشعرا(۱۸۴۷ء) کے حصہ چہارم میں اس تذکرے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

> یہ ایک تذکرہ عورتوں کا میں نے لکھا اس میں یہ التزام میں نے کیا ہے کہ جوعورت نامورکسی فن کی پائی یا آنکہ ملکہ کہلائی یا آنکہ اس نے سلطنت متعلقہ کی عرب میں یا فارس میں یا ہندوستان میں یورپ میں تمام ایشیا کسی جائے یا افریقا میں ہوئی، میں نے حتی المقدور کوشش نہیں چھوڑی۔ اس میں فقط عورتوں کا ہی تذکرہ ہے کسی مرد کا حال نہیں ہے۔ اب تک وہ معرض تالیف میں ہے تیار نہیں ہوا، اردو زبان میں لکھا ہے۔(۱)

درج بالا شواہد سے یہ بات تو ثابت ہوتی ہے کہ کریم الدین نے تذکرۃ النسا کے نام سے ایک تذکرہ ترتیب تو دیا ہےلیکن وہ کبھی شائع ہوا ہے یا نہیں، اس کے بارے میں خاطرخواہ معلومات فراہم نہیں ہوتیں،جس کی وجہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

سے اس تذکرے کا وجود مشتبہ ہے اور دوسرا اس تذکرے کو باقاعدہ شاعرات کے تذکرے کی فہرست میں شمار نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ مؤلف کے درج بالا بیان سے اس بات کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ یہ صرف شاعرات کا تذکرہ نہیں تھا بلکہ اس میں شاعرہ وغیر شاعرہ ہر طبقے کی خواتین کو شامل تذکرہ کیا گیا ہے۔اس لیے ہم اس تذکرے کو شاعرات کے تذکرے کی فہرست سے خارج از بحث قرار دیتے ہیں۔

جہاں تک دوسرے تذکرے اذکار خواتین (۱۸۴۷ء) کا تعلق ہے، اس تذکرے کے بارے میں مکمل طور پر جو معلومات حاصل ہوتی ہیں، ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تذکرہ موجود ہے۔ اس لیے اسے اردو شاعرات کا پہلا تذکرہ قرار دیا جاسکتا ہے۔اس تذکرے کا سال تصنیف ۱۸۴۷ء ہے اور اس کی مؤلف بھی ایک خاتون ہیں۔ (۲) جمیل احمد بریلوی نے اپنے تذکرے تذکرہ شاعرات اردو (۱۹۴۴ء) میں اس تذکرے اور اس کے مؤلف کے بارے معلومات فراہم کی ہیں۔

ذیل میں ان شاعرات کے تذکروں کا زمانی ترتیب سے تعارف پیش کیا جائے گا جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انیسویں صدی میں شاعرات کے کم وبیش کتنے تذکرے لکھے گئے ہیں اور ان کی پیش کش کا انداز کیا ہے؟

اذکار خواتین (۱۸۴۷ء):

''اذکار خواتین'' (۱۸۴۷ء) کو زمانی اعتبار سے شاعرات کے تذکروں میں لکھا جانے والا پہلا تذکرہ قرار دیا جاسکتا۔ کیوں کہ جمیل احمد بریلوی نے اپنے تذکرے کے حواشی میں اس تذکرے کے بارے بہت سی معلو مات سے آگاہ کیا ہے اور تذکرے میں جگہ جگہ اس تذکرے سے اخذ و استفادہ کے بعد حوالے دیے ہیں۔ اس تذکرے کے بارے میں معلومات فراہم کرنے والوں میں جمیل احمد بریلوی کا نام سرفہرست ہے۔ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ نے بھی اپنی کتاب اردو ادب کی ترقی میں خواتین کا حصہ (۱۸۶۸ء) میں اس تذکرے کا ذکر کیا ہے۔ تاہم انھوں نے تمام معلومات جمیل احمد بریلوی کے تذکرے سے اخذ کی ہیں۔جمیل احمد بریلوی نے اپنے تذکرے کے حواشی میں اس تذکرے کے سنہ تالیف، اس کے مؤلف کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی ہیں۔وہ اپنے تذکرے کے حواشی میں اس تذکرے کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

> تذکرہ شمیم سخن اور تذکرۃ الخواتین میں بیگم کا صرف پہلا، دوسرا اور تیسرا شعر درج ہیں۔ چوتھا شعر اور مقطع ایک قدیم تذکرے میں ملے ہیں جو شکستہ اور کرم خوردہ حالت میں کتب خانہ یاوریہ گوپامئو میں دستیاب ہوا ہے۔یہ تذکرہ محترمہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

خدیجۃ النسا کا لکھا ہوا ہے۔ اس کا نام اذکار خواتین ہے اور اس کا سنہ تصنیف ۱۲۶۳ھ بمطابق ۱۸۴۷ء ہے۔ یہ چند صفحوں کا ایک مختصر سا تذکرہ ہے جس میں ۳۷ شاعرات کا اجمالی تذکرہ ہے، آخر میں بطور تتمہ خدیجۃ النسا کے صاحب زادے جناب مفتی حسن نے اپنی والدہ ماجدہ کے حالات لکھے ہیں۔ (۳)

آگے چل کر اس تذکرے کے بارے میں مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تذکرہ اذکار خواتین نہایت مختصر اور مجمل تذکرہ ہے۔ حالات دو چار جملوں سے زیادہ نہیں ہیں زیادہ تر شاعر خواتین کے ایک ایک دو شعر پیش کیے گئے ہیں۔ (۴)

درج بالا یہ تمام شواہد اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ تذکرہ ۱۸۴۷ء میں لکھا گیا ہے اور اردو شاعرات کا تذکرہ ہے۔ اردو شاعرات کا یہ تذکرہ بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) سے کئی سال پہلے مرتب ہوتا ہے۔ لیکن یہ تذکرہ محققین کی نظروں سے اوجھل رہا۔ اس کی مؤلف بھی باذوق اور تعلیم یافتہ خاتون تھی اور اس کا تعلق بھی صاحبان علم و تصانیف کے خاندان سے تھا۔ (۵) تذکرے کے حواشی سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ تذکرہ اردو زبان میں ہے اور اس میں ان شاعرات کے ذکر کو شامل کیا گیا ہے جو اردو میں شعر کہتی ہیں۔ کیوں کہ انھوں نے اپنے تذکرے میں جگہ جگہ شاعرات کی ذیل میں سوانحی معلومات کے علاوہ نمونۂ کلام میں بھی مزید اردو اشعار کا اضافہ کیا ہے۔

درج بالا تمام باتیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ شاعرات کا یہ تذکرہ اردو شاعرات کے مرتب ہونے والے تذکرے بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) سے بہت پہلے ترتیب دیا گیا ہے اور یہ شاعرات کا پہلا تذکرہ ہے۔ اردو شاعرات کے مرتب ہونے والے تذکروں میں کہیں بھی اس تذکرے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملتیں۔ حتیٰ کہ شاعرات کے پہلے تذکرے بہارستان ناز کا مؤلف بھی اس تذکرے کے وجود سے بے خبر ہے اور اپنے تذکرے کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے ''کہ اس سے پہلے شاعرات کا کوئی تذکرہ نہیں ملا، سوائے اس کے کہ چند ایک شعرا کے تذکروں میں شاعرات کا ذکر مل جاتا ہے؛ لیکن شاعرات کا کوئی علاحدہ سے تذکرہ مرتب نہیں ہوا۔ اس لیے طبیعت اس طرف مائل ہوئی کہ شاعرات کے کلام کو یک جا کیا جائے۔'' (٦) اردو تذکروں پر کام کرنے والے محققین کا بھی یہ خیال ہے کہ اردو شاعرات کا پہلا تذکرہ بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) ہے کیوں کہ اس سے پہلے شاعرات کے کسی تذکرے کے شواہد نہیں ملتے۔ فارسی میں اگرچہ شاعرات کے کچھ تذکرے موجود تھے لیکن اردو میں شاعرات کے کسی تذکرے کی نشان دہی نہیں ہوئی تھی۔

بہارستان ناز (۱۸۶۴ء):

شاعرات کے تذکروں کے حوالے رنج میرٹھی کا نام معروف ہے۔رنج کو اس لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہے کہ انھوں نے اردو زبان و ادب میں شاعرات کے تذکرے کی ضرورت کو محسوس کیا اور شاعرات کے کلام کو جمع کر کے اس کی تدوین کی اور اسے اردو دنیا سے متعارف کروایا۔

یہ اردو اور فارسی زبان کی شاعرات کا ملا جلا تذکرہ ہے۔تذکرہ اردو زبان میں ہے۔یہ پہلی دفعہ جو ۱۸۶۴ء میں بہ اہتمام محمد وجاہت علی خان کے ہاں میرٹھ سے شائع ہوا۔ یہ تذکرہ مصنف کی زندگی میں تین بار شائع ہوا۔ پہلی بار ۱۸۶۴ء اور آخری اشاعت ۱۸۸۳ء میں عمل میں آئی۔۶۰ پہلی دونوں اشاعتیں بقول مصنف اغلاط سے پر تھی، اس لیے تذکرے کو دوبارہ نظرِ ثانی کر کے چھاپنے کی حتی المقدور سعی کی گئی۔ پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں صفحات کی تعداد اور شاعرات کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا۔پہلے ایڈیشن میں صفحات کی تعدا د ۷۶ تھی اور شاعرات کی تعداد بھی سو سے کم تھی۔تیسری اور آخری اشاعت میں صفحات کی تعداد ۱۱۴ کر دی گئی اور شاعرات کی تعداد بھی بڑھا کر ۱۷۴ کر دی گئی اور اب یہ تذکرہ ۱۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور مجموعی طور پر اس تذکرے میں شاعرات کی تعداد ۱۷۴ ہے۔ آخری اشاعت کی ترتیب بھی مؤلف نے بقلم خود کی تھی۔آخری اشاعت میں تذکرے کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ اور نعت رسولِ مقبول ﷺ سے ہوتا ہے۔اس کے بعد ”سبب تالیف اول، وجہِ نظرِ ثانی، حکام کی مہربانی، باعث انطباع مرثیہ ثالث“ جیسے عنوانات قائم کیے گئے ہیں اور شروع کے چودہ صفحات کے دیباچے میں یہ ساری کیفیات بیان کی گئی ہیں۔صفحہ چودہ اور پندرہ میں شاعرات کی فہرست ہے۔ صفحہ ۱۷ سے تذکرے کا متن شروع ہوتا ہے اور حروف تہجی کی ترتیب سے شاعرات کا ذکر آتا ہے۔تذکرے کی پہلی شاعرہ اختر ہے اور آخری شاعرہ یاسمین پر تذکرے کا متن ختم ہوتا ہے۔تذکرے میں ۱۷۴ شاعرات کا اندراج کیا گیا ہے جس میں چھیالیس شاعرات فارسی زبان کی ہیں۔ایک سو پچیس شاعرات اردو زبان کی اور تین شاعرات اردو اور فارسی دونوں زبانوں کی ہیں۔

اس تذکرے میں مصنف نے شاعرات کے اندراج کے لیے کوئی علیحدہ سے ترتیب نہیں رکھی۔ البتہ اس میں حروفِ تہجی کی ترتیب کی مدد سے شاعرات کا اندراج کیا گیا ہے۔”بہارستانِ ناز“ میں مصنف نے اس بات کی کوئی تخصیص نہیں کی کہ تذکرے میں کون سی شاعرات کو شامل تذکرہ کیا جائے اور کون سی شاعرات کو شامل نہ کیا جائے۔ چناں چہ اس تذکرے کے مشمولات میں زیادہ تر شاعرات کا تعلق طوائفوں سے ہے۔البتہ اس تذکرے میں کچھ شریف زادیوں کا ذکر بھی موجود ہے اور بڑے بڑے شریف اور متمدن گھرانوں کی خواتین بھی شامل ہیں

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

جو شعر کہتی تھی۔ شاعرات کے ضمن میں طوائفوں کا ذکر صرف اس تذکرے میں موجود نہیں ہے بلکہ اس کے بعد مرتب ہونے والے تذکرے بھی ان کے ذکر سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اس عہد میں طوائفوں کو اہم مقام حاصل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں تھا۔

تذکرے کے شروع میں مصنف تذکرہ کا چودہ صفحات پر مشتمل دیباچہ ہے۔ جس میں مصنف نے علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ہند کی عورتوں کی تعلیمی حالات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ انھوں نے نہ صرف عورتوں کی تعلیم پر زور دیا بلکہ تعلیمِ نسواں کی ضرورت، اہمیت و افادیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ تذکرے کے دیباچے کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رنج اہلِ ہند کی توجہ تعلیمِ نسواں کی جانب مبذول کرانا چاہتے تھے کیوں کہ اس دیباچے میں تعلیمِ نسواں سے متعلق مباحث موجود ہیں۔ ان مباحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ گویا انھوں نے نہ صرف ہندوستان میں تعلیمِ نسواں کی ضرورت پر زور دیا بلکہ ہندوستان میں تعلیمِ نسواں کا پہلا لائحۂ عمل بھی تجویز کیا ہے۔

اس تذکرے سے اس کے زمانۂ تالیف پر روشنی نہیں پڑتی، نہ ہی مصنف نے تذکرے کے دیباچے میں اس کے زمانۂ تالیف کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے کہ یہ تذکرہ انھوں نے کب لکھنا شروع کیا ہے۔ البتہ اس کی اولین اشاعت کو دیکھ اس تذکرے کے مرتب خلیل الرحمان داؤدی نے یہ قیاس ظاہر کیا ہے کہ یہ ۱۸۶۴ء کے آس پاس تالیف ہوا ہے۔(۷)

دیباچے میں مصنف نے تذکرے کی وجۂ تالیف بیان کرتے ہوئے اپنے معاشی نامساعد حالات کا شکوہ بھی کیا ہے۔ وہ تذکرے کی وجہ تالیف بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مصیبت کے اس دور میں بھی تصنیف و تالیف کا شوق دامن گیر ہوا۔ فکر اور تفکر میں بھی کمال حاصل ہوا تو طبیعت تذکرۃ الشعرا کے لکھنے کی طرف مائل ہوئی۔ اسی زمانے میں مخفی کا کلام بھی ان کی نظروں سے گزرا اور اسے دیکھ کر ان ذہن میں یہ خیال دامن گیر ہوا کہ شاعرات کے تذکرے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں نے بہت سی کتابوں اور تذکروں کا مطالعہ کیا۔ کتابوں اور تذکرے کے مطالعے کے بعد چوں کہ شاعرات کا کوئی تذکرہ ان کی نظروں سے نہیں گزرا تو اانھوں نے یہ سوچا کہ شاعرات کا تذکرہ ترتیب دینا چاہیے۔ بعض دوستوں اور احباب کے حد سے زیادہ اصرار پر وہ اس بات پر آمادہ ہوئے کہ شاعرات کے کلام کو تلاش کے بعد یک جا کیا جائے۔ جب انھوں نے مختلف ذرائع سے شاعرات کے کلام کو یک جا کر لیا تو شاعرات کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے بنائی۔ ترتیب و تالیف کے بعد اس تذکرے کا نام بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) رکھا۔(۸)

یہ تذکرہ اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ اس تذکرے میں مصنف نے بہت سی شاعرات کو گم نامی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

سے بچا لیا اور یہ قدیم شاعرات کے حالات و واقعات اور نمونۂ کلام کے لحاظ سے ایک اہم ماخذ ہے۔لسانی اعتبار سے یہ تذکرہ اپنے عہد کی عکاسی کرتا ہے۔تنقیدی اعتبار سے شاعرات کے بارے میں انھوں نے اپنے تاثرات کا بے باکانہ اظہار کیا ہے جن سے ان کی اعلیٰ تنقیدی بصیرت کا پتا چلتا ہے۔تراجم اور منتخبات کلام دونوں میں توازن ملتا ہے۔زبان و بیان کے اعتبار سے بھی مصنف نے بعض شاعرات کی ذیل میں ان کے تراجم چٹخارے لے لے کر بیان کیے ہیں۔

تذکرۃ النسائے نادری (۱۸۸۴ء)

یہ تذکرہ پہلے دو حصوں گلشن ناز اور چمن انداز پر مشتمل تھا۔گلشن ناز اور چمن انداز علاحدہ علاحدہ بھی شائع ہوئے۔ بعد میں نادر ان دونوں حصوں کو ملا کر تذکرۃ النسائے نادری کے نام سے شائع کیا۔

نادر نے فارسی شاعرات کا پہلا تذکرہ گلشن ناز (۱۸۷۶ء) ترتیب دیا۔جو ۱۸۷۶ء کو مطبع فوق کاشی دہلی سے منشی انبے پرشاد کے زیرِ اہتمام شائع ہوا۔جس میں کم وبیش ۵۳ شاعرات کو شامل کیا گیا۔گلشن ناز کے دو سال بعد ۱۸۷۸ میں دوسرا تذکرہ چمن انداز (۱۸۷۸ء) شائع ہوا۔چمن انداز اردو شاعرات کا تذکرہ ہے۔چمن انداز کے ساتھ گلشن ناز کا تکملہ بھی شامل کر دیا گیا۔اس تکملے میں آٹھ فارسی شاعرات کا اضافہ کیا گیا۔چمن انداز میں اردو شاعرات کی تعداد ۱۴۴ ہے۔اس میں شاعرات کے سوانحی حالات اور ان کے نمونۂ کلام کو جمع کیا گیا ہے۔چمن انداز میں صفحات کی تعداد ۹۶ کے قریب ہے اور یہ بھی مطبع فوق کاشی دہلی سے شائع ہوا۔ ۱۸۸۳ء میں درگاہ پرشاد نادر نے چمن انداز کا ضمیمہ ترتیب دیا اور ۱۸۸۳ میں گلشن ناز، تکملہ گلشن ناز، چمن انداز اور ضمیمہ چمن انداز کو یک جا کر کے ترتیب دیا اور اس کو تذکرۃ النسا (۱۸۸۴ء) کے عنوان کے تحت مطبع اکمل المطابع دہلی سے شائع کروایا۔ یہ تذکرے کی پہلی اور آخری مکمل اشاعت تھی۔

جہاں تک اس تذکرے کے نام کا تعلق ہے تو بقول رفاقت علی شاہدنادر دہلوی نے گلشن ناز اور چمن انداز میں پانچ مقامات پر اس کا نام تذکرۃ النسائے نادری ہی درج کیا ہے،جس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ تذکرے کا اصل اور پورا نام تذکرۃ النسائے ناردی ہی ہے۔تذکرے کی صرف پہلی اور آخری مکمل اشاعت کے سرورق پر تذکرے کا نام تذکرۃ النسا درج ہے۔تذکرۃ النسا اور تذکرۃ النسائے نادری میں بظاہر تفاوت نہیں ہے اور ان میں کوئی اصلی اور معنوی بعد بھی نہیں ہے،اس لیے تذکرۃ النسائے ناردی تذکرے کا اصل اور مستعمل نام ہے۔[۹] اس کا تاریخی نام مرأت خیالی ہے۔جیسا کہ مصنف نے گشن ناز کے سبب تالیف میں یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ تذکرہ چار

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

برس کی محنت کے بعد تیار ہوا۔ پہلے اس کا نام غیرت باز رکھا بعد میں اس کا نام مرأت خیالی تجویز کیا۔ مرأت خیالی اس کا تاریخی نام ہے۔ جس سے تذکرے کا سال تکمیل کا پتا چلتا ہے۔ گویا اس تذکرے کی تکمیل ۱۸۷۵ میں ہوئی۔[۱۰]

تذکرے کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے نادر لکھتے ہیں کہ رنج میرٹھی نے شاعر عورتوں کا تذکرہ بعنوان بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) شائع کیا، پھر چار سال کے بعد اس کی ترمیم کرکے اسے دوبارہ شائع کروایا۔ انھوں نے دونوں اشاعتوں کو بنظر غائر دیکھا اور اس کا تقابل دیگر تذکروں سے کیا۔ رنج کے بیانات اور تذکرہ نویسوں کے بیانات میں کافی اختلاف نظر آیا تو دل میں یہ خیال آیا کہ کیوں نہ ایک مختصر سا رسالہ تحریر کروں اور جو پانچ دس شاعرات ان تذکروں میں موجود نہیں ہیں، میرے پاس ان کا کلام موجود ہے، قید کتابت میں آجائیں اور شاعروں میں شمار کی جائیں۔ چار سال کی محنت کے بعد یہ رسالہ تیار ہوا۔ گویا اس تذکرے کی تکمیل ۱۸۷۵ء میں ہوئی۔ پہلے موصوف نے اس کا تاریخی نام غیرت باز ناز رکھا تھا اور بعد میں اس کا نام "مرأت خیالی" رکھا۔[۱۱] درج بالا سطور سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف کو خود تذکرہ لکھنے کا خیال دل میں اس لیے آیا کہ وہ دوسرے تذکرہ نگاروں کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے اور کچھ نئی شاعرات کے حالات و کلام سے اپنے تذکرے کو دوسرے تذکروں کی نسبت اہم ثابت کریں۔ تذکرے کے سبب تالیف سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ تذکرے کا آغاز مصنف نے دانستہ طور پر نہیں کیا بلکہ تذکرے کی تالیف کی کوشش ان کے ردعمل کا نتیجہ ہے۔ تذکرۃ النسائے نادری کے لکھنے کا سبب رنج میرٹھی کا تذکرہ بہارستان ناز بنا۔ کیوں کہ نادر کے تذکرہ نگاری کے حوالے سے میرٹھی اور محتشم بھوپالی سے معرکے بھی ہوئے۔ تذکرہ نسائے نادری میں بھی رنج میرٹھی کے نام ایک عریضہ موجود ہے جس میں نادر نے رنج میرٹھی کے تذکرے کی خامیاں گنوائی ہیں۔ یہ تمام شواہد اس بات کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ تذکرۃ النسائے نادری، بہارستان ناز کے ردعمل کے طور پر سامنے آیا۔ تذکرے کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نادر بعد میں بھی اس تذکرے کے مواد میں ضمیموں اور تکملوں کے ذریعے اضافہ کرتے رہے۔

تذکرۃ النسائے نادری (۱۸۸۴ء) میں متعدد تحریروں کو جمع کیا گیا ہے جن میں دیباچہ مصنف، مقدمہ مصنف، گلشن ناز، قطعات و تقریضات تاریخ، تکملہ گلشن ناز، چمن انداز، قطعات تاریخ طبع چمن انداز، چمن انداز کا ضمیمہ، عریضہ بخدمت جناب محمد فصیح الدین رنج، رقعہ محتشم بھوپالی، قطعات تاریخ و تقریظات تذکرہ، تاریخ گوئی کا بیان اور فہارس، غلط نامہ اور اشتہارات وغیرہ شامل ہیں۔

تذکرۃ النسائے نادری (۱۸۸۴ء) کے شروع میں مصنف کا دیباچہ ہے۔ یہ دیباچہ اصل میں گلشن ناز کا حصہ تھا۔ گلشن ناز میں اس کے مشمولات پر زیادہ عنوانات قائم نہیں کیے گئے تھے بعد اس دیباچے کے تمام

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

مباحث پر علیحدہ علیحدہ عنوانات قائم کر کے اس کو تذکرۃ النساے نادری (۱۸۸۴ء) میں شامل کیا گیا۔اس دیباچے میں مختلف قسم کے تمہیدی مباحث ملتے ہیں۔دیباچے کے شروع میں مصنف نے گلشن ناز اور چمن انداز کو تذکرۃ النساے نادری میں ضم کرنے کا جواز بتاتے ہوئے علم کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور تعلیمِ نسواں کو وقت کی اہم ضرورت خیال کیا ہے۔تعلیم نسواں کی ضرورت واہمیت کے لیے انھوں نے احادیث مبارکہ کا حوالہ دیا ہے کہ تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔وہ تعلیم کو عورتوں کے لیے بھی اتنی ہی ضروری خیال کرتے ہیں جتنی مردوں کے لیے ہے گویا انھوں نے اہلِ ہند کو تعلیم نسواں کی طرف اپنی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کی ہے۔اس کے علاوہ دیباچے میں تذکرے کے ماخذات جن جن کتابوں سے انھوں نے استفادہ کیا ہے،عورت کی شعر گوئی کا جوزا،سبب تالیف تذکرہ اور اس کتاب جس جس زبان کی شاعرات کو شامل کیا ہے، جیسے عنوانات قائم کیے ہیں۔دیباچے کے بعد مصنف تذکرہ کا مقدمہ شروع ہوتا ہے۔یہ مقدمہ بھی اصل میں گلشن ناز کا حصہ ہے بعد میں اس کو تذکرۃ النساے نادری میں شامل کیا گیا ہے۔مقدمے میں مصنف نے سب سے پہلے شعر کی فضیلت،اس کے لغوی واصلاحی معانی،عروض وقوافی پر مختصر تمہید کے بعد عربی زبان کی چند شاعرہ عورتوں کا حال بیان کرنے کے بعد ہندوستان کی قدیم مسلمان اور ہندو عورتوں کا حال بیان کرنے کے بعد تعلیمِ نسواں زمانہ حال، چند کلمات کے عنوان سے اس بات کا یہ جواز پیش کرتے ہوئے ہندوستان کے مسلمانوں حکمرانوں کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’مسلمانوں کے اس ملک پر غلبے سے پہلے بڑی بڑی زبردست عالمہ اور فاضلہ عورتیں گزری ہیں۔اب بھی انگریزوں کی وجہ سے ہندوستان میں جگہ جگہ مدارس زنانہ کھل گئے ہیں اور ایسے عہد دولت میں بھی اگر کوئی اپنی عارضی جہالت نہ چھوڑے تو مجبوری ہے۔‘‘[۱۲] مصنف کے ان بیانات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے مسلمان حکمرانوں کے خلاف متعصّبانہ خیالات کا اظہار کیا ہے اور بلا تحقیق کیا ہے۔اس کے بعد گلشن ناز کا متن شروع ہوتا ہے جو فارسی شاعرات کا تذکرہ ہے۔گلشن ناز میں بغیر کسی تمہید کے تذکرہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں فارسی کی ۵۳ شاعرات ہیں۔البتہ اس کو تذکرۃ النساے نادری میں شامل کرتے وقت ایک شاعرہ دلآرام کا اضافہ کیا گیا ہے۔گلشن ناز کی پہلی شاعرہ آتون اور آخری شاعرہ لاآور ہے۔اس کے بعد گلشن ناز کا تکملہ شروع ہوتا ہے۔گلشن ناز کے تکملے میں شاعرات کی تعداد ۵۰ کے قریب ہے اور اس تکملہ کا آغاز مختصر دیباچے سے ہوتا ہے پھر اس تکملے کی پہلی شاعرہ بانو بیگم سے آغاز ہوتا ہے اور لااعلم شاعرہ کے متن پر ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد مرأت خیالی کا تیسرا حصہ چمن انداز شروع ہوتا ہے جو اردو شاعرات کے تراجم پر مشتمل ہے۔اس میں سب سے پہلے چمن انداز کا مقدمہ شروع ہوتا ہے جس میں اہلِ ہند کو تعلیم نسواں کی ترغیب دی گئی ہے۔اس کے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

بعد متن تذکرہ کا آغاز ہوتا ہے۔ تذکرے کی پہلی شاعرہ آرائش سے تذکرے کا آغاز ہوتا ہے اور تذکرے کی آخری شاعرہ لاعلم پر تذکرہ اختتام پذیر ہوتا ہے۔اس کے بعد چمن انداز کا ضمیمہ شروع ہوتا ہے۔مختصر دیباچے کے بعد شاعرات کے تراجم شروع ہوتے ہیں۔ضمیمے کی پہلی شاعرہ ادا سے آغاز ہوتا ہے اور اس کی آخری شاعرہ ہنر پر ضمیمے کا اختتام ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ہی ایک عریضہ شامل ہے جو انھوں نے رنج میرٹھی کے نام لکھا جس میں مصنف تذکرہ نے رنج میرٹھی کے تذکرے کی خامیاں گنوائی ہیں۔اس کے علاوہ اس تذکرے میں محتشم بھوپالی کے نام ایک رقعہ بھی موجود ہے جو رنج میرٹھی نے محتشم بھوپالی کو لکھا تھا لیکن یہ بعد کا اضافہ ہے۔[۱۳] اس کے بعد قطعات و تاریخ تذکرہ ہیں جو تذکرے کے مکمل ہونے پر موصول ہوئے اور آخر میں تذکرہ ہذا میں شاعرات کی مشروح فہارس کو شامل کیا گیا ہے۔

یہ تذکرہ اس لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں مصنف نے اردو اور فارسی شاعرات کو علیحدہ علیحدہ حصوں میں تقسیم کر کے شاعرات کا اندراج بلحاظ حروف تہجی کیا ہے۔ جبکہ بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) فارسی اور اردو شاعرات کا مل جلا تذکرہ ہے، اس میں یہ تخصیص موجود نہیں ہے۔ دوسرا اس تذکرے میں اندراجات کی تعداد بھی زیادہ ہے جن میں ۱۴۳ اردو کی شاعرات اور ۵۳ فارسی کی شاعرات ہیں۔ یہ تعداد تقریباً دوسو کے قریب قریب ہے۔تحقیقی حوالے سے اس تذکرے میں تذکرہ بہارستان ناز (۱۸۶۴ء) کی نسبت زیادہ تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔مصنف نے جن ذرائع سے استفادہ کیا ہے، ان کے بارے میں مزید تحقیق کر کے معلومات کا اندراج کیا ہے۔انتخاب کلام کے حوالے سے بھی اس تذکرے میں کافی احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔شاعرات کے سوانحی حالات مثلاً تاریخ پیدائش، وفات، ملک وملت، مذہب کے بارے میں بھی زیادہ سے زیادہ معلومات دینے کی کوشش کی گئی ہے۔تذکرے میں شاعرات کا ذکر حروف تہجی کی ترتیب سے کیا گیا ہے اور اس تذکرے میں موجود شاعرات کی اکثریت طوائفوں سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت کم شاعرات ایسی ہیں جن کا تعلق علمی، شریف اور پردہ نشین خاندان سے ہے۔

لسانی اور سوانحی لحاظ سے یہ تذکرہ معاصر حالات و واقعات کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جس میں نادر نے علم وفن کے بعض پہلوؤں پر اپنی وسعت معلومات اور وسیع النظری کا ثبوت پیش کیا ہے۔مثلاً نادر کے اس تذکرے میں فن تاریخ گوئی سے متعلق ایک جامع اور وقیع بحث ملتی ہے۔تذکرے میں اگرچہ شاعرات اور ان کے منتخبات کلام مختصر اور غیر متوازن ہی سہی لیکن پھر بھی تاریخی اعتبار سے اس کی اہمیت کسی بھی طور کم نہیں ہے کیوں کہ یہ تحقیقی لحاظ سے اپنے عہد کی شاعرات کی معلومات کا واحد ماخذ ہے۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

شمیم سخن (۱۸۸۲ء)

عبدالحئی صفا بدایونی نے تذکرہ شمیم سخن ۱۸۸۲ء میں ترتیب دیا۔تذکرہ شمیم سخن کے پہلے دو حصے شعرا کے حالات و واقعات اور ان کے نمونۂ کلام پر مشتمل تھے اور تیسرا حصہ شاعرات کے تراجم پر مشتمل تھا۔صفا نے یہ تذکرہ ۷۳۔۱۸۷۲ء میں تالیف کیا لیکن اس تذکرے کا تیسرا حصہ جو شاعرات کے تراجم پر مشتمل ہے، علاحدہ سے ۱۸۸۲ء میں شائع ہوا۔اس حصے کی دوسری اشاعت ۱۸۹۱ء میں منشی نول کشور پریس سے شائع ہوئی۔۱۸۹۱ء کے اکثر نسخے کتب خانوں میں ملتے ہیں۔

تذکرے میں حروف تہجی کی ترتیب کو برقرار رکھا گیا ہے۔ضخامت کے لحاظ سے اس کے صفحات کی تعداد ۵۲ ہے۔اس کے پہلے حصے میں ۱۰۲ بازاری شاعرات کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں ۹۴ باعصمت و پردہ نشین شاعرات کا ذکر ہے اس تذکرے کی مجموعی شاعرات کی تعداد ۱۵۹ کے قریب ہے۔

صفحہ سات سے تذکرہ کے متن کا آغاز ہوتا ہے۔تذکرے میں مذکور فصل اول کی بازاری عورت کی پہلی شاعرہ اچپلؔ ہے اور صفحہ ۲۶ پر فصل اول کی آخری شاعرہ یاسمینؔ ہے۔اس کے بعد صفحہ ۲۶ ہی سے فصل دوم پردہ نشین عورت کا تذکرہ شروع ہوتا ہے۔فصل دوم کی پہلی شاعرہ اختر ہے اور آخری شاعرہ یاسمین پر تذکرہ کا متن صفحہ ۳۶ پر ختم ہوتا ہے۔اس کے بعد تذکرے کا اختتام ہوتا ہے اور آخر میں مختلف شعرا کے قطعات و تاریخ وتقریظیں درج ہیں۔جو مختلف لوگوں نے نظم ونثر دونوں صورتوں میں اس تذکرے پر لکھی ہیں۔ان تقریظوں سے تذکرے کے بارے میں بہت سی معلومات ملتی ہیں۔ان تقریظوں سے اس تذکرے کے سال تالیف وتصنیف کے بارے میں بھی پتا چلتا ہے۔ان سے اس تذکرے کا سال تصنیف ۱۲۸۹ھ ہجری نکلتا ہے۔یہ تقریظیں صفحہ ۳۷ سے شروع ہوکر ۵۲ پر ختم ہوتی ہیں۔گویا یہ سولہ صفحات تقریظوں اور قطعات کے لیے مخصوص ہیں۔

یہ تذکرہ صرف ریختہ گو شاعرات کا تذکرہ ہے۔اس سے پہلے اردو شاعرات کے دونوں تذکروں میں فارسی اور اردو شاعرات دونوں کو شامل کیا گیا ہے۔لیکن اس تذکرے میں صرف اردو شاعرات کو شامل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ مصنف کا پہلے یہ خیال تھا کہ تذکرے کو صرف زندہ شاعرات تک محدود کیا جائے گا لیکن مصنف نے بعد میں پھر خود ہی ختم کردی۔تذکرے میں زندہ اور وفات پا جانے والی سب شاعرات کو شامل کیا گیا ہے۔

تذکرے کے شروع میں مصنف نے چار صفحوں کا دیباچہ تحریر کیا ہے۔دیباچے میں تعلیم نسواں سے متعلق دل چسپ مباحث موجود ہیں۔دیباچے میں حمد وثنا کے بعد علم کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے تعلیم نسواں کی ضرورت و اہمیت اور افادیت پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تعلیم ایک ایسی چیز ہے جو عورتوں کو ہر طرح سے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

مہذب بنا سکتی ہے۔(۱۴) اگر عورتیں ان پڑھ ہوں گی تو پورا معاشرہ ان پڑھ ہوگا اور مہذب معاشرے میں شمار نہیں ہوگا۔ ہندوستان میں عورتوں کی تعلیمی حالت کی پستی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر ہم اپنے ملک کو مہذب اور شائستہ اقوام میں دیکھنا چاہتے ہیں تو عورتوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنا ضروری ہوگا ہے۔(۱۵) گویا وہ اہلِ ہند کی توجہ تعلیم نسواں کی جانب مبذول کروانا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی عورتوں کے نصاب تعلیم اور تعلیم میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے نسخے بھی بتاتے ہیں۔ آخر میں وہ تذکرے کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ تذکرہ دو فصلوں میں منقسم ہے۔ ان شاعرات کو علاحدہ علاحدہ لکھنے کی وجہ بتاتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں:

> ہم نے اس حصے کو دو فصلوں میں منقسم کر دیا ہے فصل اول میں عورت بازاری کا ذکر کیا ہے اور فصل دوم میں عورت پردہ نشین و باعفت وعصمت کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہم کو شرم آئی کہ ہم مثل دیگر تذکرہ نویسوں کے عورات بازاری و پردہ نشین کو ایک طرح پر بلا امتیاز یاد کریں۔(۱۶)

آخر میں اپنے ملک کے مردوں اور عورتوں کے حق میں تہذیب یافتہ ہونے اور ان کے ناقص خیالات کو دور کرنے اور اپنے تذکرے کو حسد کی نظر سے بچانے کی دعا کی ہے۔

تذکرہ بہت مختصر اور مجمل ہے۔ شاعرات کے حالات حد درجہ مختصر ہیں۔ بعض شاعرات کا مصنف نے صرف نام اور تخلص لکھا۔ البتہ بعض شاعرات کے بارے میں ان کے نام، تخلص اور سکونت کا کسی حد تک اہتمام ضرور ملتا ہے۔ انتخابات کلام کے نمونے بھی مختصر ہیں اور بعض جگہ صرف ایک ایک شعر کا اندراج کیا گیا ہے۔ یہ تذکرہ باقی تذکروں کی نسبت اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس تذکرے میں مصنف نے ایک جدت اختیار کی ہے وہ یہ ہے کہ بازاری اور پردہ نشینوں کے علاحدہ علاحدہ طبقات قائم کیے ہیں۔ اس طرح کی طبقاتی تقسیم اس سے پہلے شاعرات کے کسی تذکرے میں نظر نہیں آتی۔ باقی تذکرہ نگاروں نے بازاری اور پردہ نشینوں کو علاحدہ سے نہیں لکھا۔ تمام شاعرات کا ذکر یک جا طور پر کر دیا ہے۔ لیکن شمیم سخن اپنی نوعیت کا پہلا تذکرہ ہے جس میں مصنف نے اپنے تذکرے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

تنقیدی اعتبار سے اس میں کوئی خاص تنقید کے نمونے نہیں ملتے۔ البتہ مصنف نے بعض جگہوں پر شاعرات کے حالات و کلام پر ایک آدھ جملہ چست کر دیا ہے، جس سے مصنف تذکرہ کے تنقیدی شعور کے بارے میں پتا چلتا ہے۔ تحقیقی حوالوں سے بھی اس تذکرے میں تحقیق کا کوئی اہتمام نہیں ملتا۔ مصنف نے شاعرات کی تاریخ پیدائش، وفات کے تعین میں بھی کوئی قابل ذکر تحقیق پیش نہیں کی۔ شاعرات کے ذیل میں بھی جو معلومات درج

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کی ہیں، وہ دوسرے تذکروں سے ماخوذ ہیں۔

بہ حیثیت مجموعی یہ تذکرہ شاعرات کی تعداد کے اندراج، حالات اور نمونۂ کلام میں بھی کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں کرتا۔ اس تذکرے میں کسی نئی شاعرات کے اندراج کی نشان دہی نہیں ہوتی۔ جن شاعرات کو شامل تذکرہ کیا گیا ہے، وہ تمام شاعرات پہلے تذکروں میں بھی موجود ہیں۔ شاعرات کے بارے میں زیادہ تر معلومات دوسرے تذکروں سے ماخوذ ہیں۔ مصنف تذکرہ نے بعض معلومات کو بغیر کسی ترمیم کے بعینہ نقل کر دیا ہے۔ تذکرہ نگار نے شروع میں فہرست نہیں دی جس سے مطلوبہ شاعرات کو ڈھونڈنے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زبان و بیان کے اعتبار سے باقی تذکروں کی نسبت اس کا انداز بیان سنجیدہ اور ادیبانہ ہے۔

تذکرہ نگار نے تذکرے کے ماخذات کے بارے میں بھی کسی قسم کی معلومات کی نشان دہی نہیں کی کہ انھوں نے یہ معلومات کہاں سے اور کن کن ذرائع سے حاصل کی ہیں۔ تذکرے کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا کی معلومات کا دارمدار تذکرہ بہارستان ناز اور درگاہ پرشاد نادر کا تذکرہ چمن انداز ہیں۔ البتہ بعض جگہوں پر درگاہ پرشاد نادر کے تذکرے چمن انداز سے اخذ و استفادے کا ذکر کیا ہے۔

تذکرۃ النسا (۱۸۸۲ء)

تذکرے کے مؤلف محمد علی خان ندرت ہیں۔ یہ تذکرہ ۱۸۸۲ء میں مدراس سے شائع ہوا۔ تذکرے میں ۷۴ کے قریب اردو اور فارسی کی شاعرات کے حالات اور ان کے کلام کے نمونے دیے گئے ہیں اور اسے الف بائی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔

تذکرے کے مصنف کے بقول یہ تذکرہ انھوں نے دوستوں کے اصرار پر ترتیب دیا۔ تذکرہ فارسی زبان میں ہے اور اس میں اردو اور فارسی دونوں زبانوں کی شاعرات کو شامل تذکرہ کیا گیا ہے تذکرے میں رنگین و نازک خیال شاعرات کے مختصر حالات زندگی اور ان کے نمونۂ کلام کو شامل کیا گیا ہے۔

ماہ درخشاں (۱۸۸۳ء)

ماہ درخشاں (۱۸۸۳ء) اردو شاعرات کا تذکرہ ہے۔ اورابو القاسم محتشم کا تالیف کردہ ہے۔ یہ تذکرہ پہلی دفعہ ۱۸۸۳ء میں مطبع شاہ جہانی بھوپال سے شائع ہوا۔ تذکرے کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے اور اس تذکرے میں ۱۴۸ شاعرات کا ذکر شامل ہے۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

تذکرے کی پہلی شاعرہ اختر سے اس تذکرے کا آغاز ہوتا ہے اور یاسمن کے حالات وکلام پر یہ تذکرہ اختتام کو پہنچتا ہے۔صفحہ پانچ سے تذکرے کے متن کا آغاز ہوتا ہے اور ۴۷ پر اس کے متن کا اختتام ہوتا ہے۔ ۴۷ سے اس تذکرے کے قطعات اور تقریظیں شروع ہوتی ہیں، جو مختلف لوگوں نے اس تذکرے سے متعلق لکھی ہیں۔ یہ قطعات ۸۱ پر ختم ہوتی ہیں اور آخر میں ماہ درخشاں کا ضمیمہ شروع ہوتا ہے۔اس ضمیمے میں سکندر جہاں بیگم کی بہت سی غزلیات منتخب کر کے درج کی گئی ہیں۔ یہ ضمیمہ ۸۲ صفحے سے شروع ہوتا ہے اور ۸۹ صفحے پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔اس کے بعد تذکرہ ختم ہوجاتا ہے اور پھر خالی صفحے کے بعد سولہ صفحے پر ایک ضمیمہ ہے جو اختر تاباں سے تعلق رکھتا ہے اور آخر میں ماہ درخشاں کا صحت نامہ درج ہے۔

اس کے سبب تالیف کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں کہ جب تذکرہ طور کلیم (۱۸۸۰ء) مؤلفہ سیّد نورالحسن اور بزمِ سخن (۱۸۸۰ء) مؤلفہ علی حسن خان جب تالیف ہوکر بھوپال پہنچے اور نواب صدیق حسین خان نے انھیں تقسیم فرمایا تو مؤلف کو بھی ہر دو نسخے ملے۔ان کو دیکھنے کے بعد ان کو تالیف کا شوق پیدا ہوا کہ وہ خود ان تذکروں کی طرز پر شاعرات اردو و فارسی کا تذکرہ ترتیب دیں، اسی دوران انھیں نواب شاہجہاں سے تذکرے کی ترتیب کا حکم ملا۔ انھوں نے پہلے شاعرات فارسی کا تذکرہ مرتب کیا، جس کا نام اختر تاباں رکھا اور اسے نواب شاہجہاں بیگم کی خدمت میں پیش کیا جسے موصوفہ نے پسند فرمایا اور مطبع شاہجہانی سے اس کی طباعت کے فرمان جاری کیے۔ یہ تذکرہ فارسی زبان میں ہے اور فارسی شاعرات سے متعلق ہے۔ یہ تذکرہ انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی ابوالحسن محترم کی ترغیب سے لکھا اور اسے مطبع شاہجہانی سے (۱۸۸۲ء) میں شائع کیا۔اس تذکرے کی تالیف کے ایک سال بعد انھوں نے دوسرا تذکرہ ماہ درخشاں (۱۸۸۳ء) کے نام سے لکھا۔ جب مؤلف نے یہ قدر افزائی دیکھی تو شاعرات اردو کا تذکرہ ماہ درخشاں (۱۸۸۳ء) کے نام سے ترتیب دیا۔[۱۷]

تذکرے کی زبان فارسی ہے۔ شاعرات کی سوانح کے لحاظ سے یہ ایک مختصر تذکرہ ہے۔حالات وکلام دونوں میں توازن نہیں ہے۔ اکثر شاعرات وہی ہیں جو اس سے پہلے تذکروں میں مذکور ہیں۔اس تذکرے سے نئی شاعرات کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہوتی۔

حدیقہ عشرت (۱۸۹۳ء)

انیسویں صدی کے آخر میں درگاہ پرشاد قہر سندیلوی کا تذکرہ حدیقہ عشرت (۱۸۹۳ء) منظر عام پر آیا۔ اور یہ تذکرہ پہلی بار سندیلہ ۱۸۹۳ء میں اور دوسری بار لکھنؤ سے ۱۸۹۸ء میں منظر عام پر آیا۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کل صفحات کی تعداد ۲۷ ہے اور اس میں تقریباً ۹۷ کے قریب شاعرات کا اندراج کیا گیا ہے جن میں محض اردو کی تقریباً ایک درجن کے قریباً شاعرات ہیں۔ تذکرہ فارسی زبان میں ہے اور اسے بہ لحاظ حروف تہجی ترتیب دیا گیا ہے۔

پہلے چار صفحات پر تذکرے کا دیباچہ ہے اور آخری چھ صفحات میں نظم کی صورت میں چند لوگوں نے اس تذکرے کی تاریخ و تالیف تصنیف پر قطعات لکھے ہیں۔ ان قطعات سے اس تذکرے کی تصنیف و تالیف کے بارے میں بہت سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ تذکرے کی پہلی فارسی زبان کی شاعرہ آقائی سے تذکرے کا متن شروع ہوتا ہے اور آخری اردو زبان کی شاعرہ یاسمنؔ پر تذکرہ کا اختتام ہوتا ہے۔

تذکرے کے دیباچے میں مصنف نے تذکرہ لکھنے کی وجۂ تالیف یہ بیان کی ہے کہ میں عرصہ دراز سے شعرا کا مطالعہ کرتا رہا اور اس مطالعے کے دوران شاعرات کے کلام سے لطف اندوز ہوا اور میں نے ارادہ کرلیا کہ کیوں نہ شاعرات کا مختصر تذکرہ لکھا جائے، انھوں نے شاعرات کا تذکرہ حدیقۂ عشرت (۱۸۹۳ء) کے نام سے ترتیب دیا۔ (۱۸)

یہ اردو اور فارسی زبان کی شاعرات کا ملا جلا تذکرہ ہے۔ حالات و کلام دونوں اعتبار سے مختصر اور مجمل تذکرہ ہے۔ شاعرات کے حالات وکلام دونوں میں توازن نہیں ہے۔ شاعرات کے سوانحی حالات کسی جگہ دو تین صفحوں پر پھیلے ہوئے ہیں اور بعض شاعرات کی ذیل میں صرف چند باتیں درج تذکرہ کی ہیں، اسی طرح منتخبات کلام میں کہیں کہیں ایک ایک دو شعروں پر اکتفا کیا گیا ہے۔

تحقیقی اعتبار سے بھی اس تذکرے میں تحقیق کا عنصر نظر نہیں آتا۔ شاعرات کے سنین پیدائش اور وفات کا تعین نہیں ملتا۔ البتہ شاعرات کی سکونت، وطن اور عہد کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ تنقیدی اعتبار سے اس میں تنقید نہ ہونے کے برابر ہے۔ تذکرے میں کہیں سے تذکرے کے ماخذات کے بارے میں علم نہیں ہوتا کہ انھوں نے معلومات کہاں سے حاصل کی ہیں اور ان کے معلومات کے ذرائع کیا ہیں۔ تذکرے کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے شاعرات کے بارے میں زیادہ تر معلومات اپنے سے بیش تر لکھے جانے والے تذکروں سے اخذ کی ہیں۔ بہ حیثیت مجموعی یہ تذکرہ شاعرات کے حالات اور نمونۂ کلام میں مزید کوئی اضافہ نہیں کرتا ہے اور اس تذکرے سے کسی نئی شاعرہ کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہوتیں۔ اکثر شاعرات وہی ہیں جو اس سے پہلے تذکروں میں مذکور ہیں۔

نشاط افزا (۱۸۹۸ء):

انیسویں صدی کے آخر میں بابو مول چندا کا اردو شاعرات کا تذکرہ نشاط افزا الموسوم بہ اسم تاریخی کلام

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

مستورات ماہ جبین (۱۸۹۸ء) منظر عام پر آتا ہے۔ یہ تذکرہ ۱۸۹۸ء میں مطبع افتخار دہلی سے شائع ہوا۔

ضخامت کے لحاظ سے یہ تذکرہ ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۶۹ شاعرات کے حالات اور ان کے نمونۂ کلام کا اندراج ملتا ہے۔ مصنف نے اس تذکرے کو غزلوں کی ردیف کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔اس میں صرف غزل گو شاعرات کو شامل کیا گیا ہے۔

تذکرے کے شروع میں آٹھ صفحات کا دیباچہ ہے۔ اس دیباچے میں مختلف علمی بحثیں ملتی ہیں۔شروع میں مصنف نے اردو بحور و ازان کا جائزہ لیتے ہوئے اصطلاحات نظم پر مختصراً روشنی ڈالی ہے۔اس کے علاوہ علم موسیقی کی ابتدائی تاریخ، ارتقا اور اس کے راگوں سے متعلق قیمتی معلومات سے نوازا ہے۔صفحہ ۹ سے تذکرہ کا متن شروع ہوتا ہے اور ۵۴ پر ختم ہوتا ہے۔ آخر میں چند صفحات پر مشتمل نشاط افزا (۱۸۹۸ء) کا ضمیمہ شروع ہوتا ہے جن میں ''ٹھمریاں وادھا'' کا عنوان قائم کر کے کچھ شاعرات کا نام، تخلص اور ٹھمریوں'' کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مختلف لوگوں نے اس تذکرے پر قطعات لکھے ہیں۔ آخر میں ان شاعرات کی فہرست کو شامل کیا گیا جو تذکرے میں شامل ہیں۔تذکرے کی پہلی شاعرہ شریف النسا ہے اور آخری شاعرہ عارفہ کاملہ ہیں۔

تذکرے کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں کہ مجھے جس جگہ سے بھی شاعرہ عورتوں کی غزلیں دستیاب ہوئیں، میں انھیں ایک بیاض میں جمع کرتا رہا۔ یہاں تک کہ چند برسوں کے اندر کافی ذخیرہ جمع ہو گیا تو صاحبانِ ہم عصر نے مجھے انھیں چھپوانے پر مجبور کیا اور کہا کہ اگر ان شاعرہ عورتوں کا کلام طبع کرادو تو ہر خاص و عام کے لیے مفید ہوگا اور تمھارا نام بھی بہ قول شخصے قائم رہے گا۔لہٰذا ان اصحاب ذی شان کے اصرار پر میں غزلوں کو تفریح طبع کے واسطے ردیف وار جمع کیا اور اس کا نام نشاط افزا الموسوم بہ اسم تاریخی کلام مستورات ماہ جبین رکھا۔[(۱۹)]

تذکرہ اردو زبان میں ہے۔ منتخبات کلام اور سوانحی اعتبار سے حد درجہ مختصر ہے۔ تذکرے میں شاعرات کے نام اور تخلص کے علاوہ اور کسی بھی قسم کی معلومات کا اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ شاعرات کی جائے قیام، وطن اور مذہب کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔شاعرات کے کلام کے اندراج میں بھی شاعرات کی صرف ایک ایک غزل کو شامل کیا گیا ہے۔ تذکرے میں باعصمت خواتین اور طوائفیں دونوں شامل ہیں۔ البتہ مصنف نے جو طوائفیں شامل کی ہیں، ان کی نام کے سامنے یہ نشان دہی کردی ہے کہ یہ طوائفیں ہیں۔

تنقیدی اعتبار سے اس تذکرے میں تنقید کے کوئی نمونے نہیں ملتے۔شاعرات کے کلام اور ان کے بارے میں مصنف نے کہیں بھی اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا جس سے مصنف کے تنقیدی شعور کے بارے میں پتا چلتا ہو۔ تحقیقی اعتبار سے بھی اس تذکرے میں تحقیق کا کوئی عنصر نظر نہیں آتا۔ البتہ شاعرات کی جائے قیام اور شاعرات

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

کے انتخابِ کلام کے بارے میں مصنف نے تحقیق کر کے معلومات کو درج کیا گیا ہے۔تذکرے کے مطالعے سے کہیں سے بھی ماخذات کی نشان دہی نہیں ہوتی کہ مصنف نے معلومات کہاں سے حاصل کی ہیں اور ان کی معلومات کے ذرائع کیا ہیں۔ بہ حیثیت مجموعی اس تذکرے میں کچھ نئی شاعرات کی نشان دہی ہوتی ہیں جو اس سے پہلے کسی تذکرے میں موجود نہیں ہیں۔ یہ تذکرہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ اس تذکرے میں مصنف نے تذکرے کی ترتیب کے لیے ردیف وار غزلوں کی ترتیب کا طریقہ اختیار کیا ہے۔یہ طریقۂ کار اس سے پہلے کسی تذکرے میں موجود نہیں ہے۔

اربابِ نشاط (س۔ن)

اسے باقاعدہ طور پر شاعرات کی تذکروں میں تو شمار نہیں کیا جاسکتا البتہ اسے اردو شاعرات سے متعلق اہم ماخذ کی حیثیت ضرور حاصل ہے کیوں کہ اس میں درج معلومات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مصنف نے ان شاعرات کو اپنے تذکرے میں ضمیمے کے طور پر شامل کیا تھا۔ نہ اس تذکرے کے سنہ اشاعت کے بارے میں کہیں سے پتا چلتا ہے اور نہ مصنف کے بارے میں کوئی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔تذکرے کے مطالعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجہول الحال مصنف نے اپنے تذکرے میں ضمیمے کے طور پر ان شاعرات کو شامل کیا ہے اور اس کے شروع میں لکھتے ہیں:

بہ طور ضمیمہ کتاب ان بعض خوش تقریر اور خوش باش عورتوں کا کچھ حال لکھا جاتا ہے جو فی زمانہ اس ملک میں کثرت سے موجود ہیں اگر یہ اربابِ نشاط سے نہ ہوتی تو ان کو اصل کتاب کے ضمن میں جگہ ملتی۔[۲۰]

تذکرے میں درج معلومات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ انیسویں صدی کے آخر میں ترتیب دیا گیا ہے۔یہ مختصر سا تذکرے کا ضمیمہ ہے جو ۳۳ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں شاعرات کی تعداد ۱۳۰ کے قریب ہے۔ اس میں مصنف نے صرف ان شاعرات کو شامل تذکرہ کیا ہے جو طوائفوں کے قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں۔اس میں باعصمت اور طبقۂ امرا سے تعلق رکھنے والی شاعرات کا اندراج نہیں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مصنف نے اس تذکرے کے ابتدائیے میں اس بات کی وضاحت کردی ہے۔

حالات اور کلام دونوں اعتبار سے یہ مختصر تذکرہ ہے اور اس میں صرف طوائفیں شامل ہیں۔شاعرات کے حالات زندگی بھی ایک دو سطروں سے زیادہ نہیں ہیں۔کلام کے نمونے بھی زیادہ نہیں ہیں۔ شاعرات کے ایک ایک دو دو شعر پیش کیے گئے ہیں۔البتہ اس تذکرے میں شاعرات کے وطن، نام، تخلص اور ان کے عہد کے بارے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

تنقیدی اعتبار سے بھی اس تذکرے میں تنقیدی کا عنصر کہیں نظر نہیں آتا اور نہ مصنف نے شاعرات اور ان کے کلام پر تبصرہ کیا ہے۔ البتہ شاعرات کے حالات اور انتخابات کلام میں توازن ملتا ہے۔ تحقیقی حوالے سے مصنف نے باقی تذکروں کی نسبت شاعرات کے عہد کا سراغ لگانے کی کوشش کی ہے کہ کون سی شاعرات کس عہد سے تعلق رکھتی تھی اور اس کا یہ کلام کب شائع ہوا اور کہاں چھپا۔

تذکرے میں مصنف نے جن جن ماخذات سے استفادہ کیا ہے، ان کا اندراج قوسین میں کر دیا ہے کہ یہ معلومات انھوں نے کہاں سے اخذ کی ہیں۔ تذکرے کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنی ذاتی کوششوں کے علاوہ اس تذکرے کی ترتیب کے لیے جن ماخذات کا استعمال کیا ہے۔ وہ بیش تر گلدستوں، شعرا کے تذکروں اور شاعرات کے تذکروں شمیم سخن، بہارستان ناز اور تذکرۃ النسا سے اخذ کی ہیں۔

حواشی

۱۔ گارساں دتاسی، رسالہ ''تذکرات''، ترجمہ منشی ذکاءاللہ دہلوی، مرتبہ تنویر احمد علوی، (دہلی: مطبع از خود، ۱۹۶۸ء)، ص ۱۲۰

۲۔ جمیل احمد بریلوی، ''تذکرۂ شاعراتِ اردو'' (بریلی: قومی کتب خانہ، ۱۹۴۴ء)، ص ۱۵۱

۳۔ ایضاً، ص ۱۵۲

۴۔ ایضاً

۵۔ ایضاً

۶۔ فصیح الدین رنج میرٹھی، ''بہارستانِ ناز'' مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی (لاہور: مجلسِ ترقی ادب، ۱۹۶۴ء)، ص ۴۴

۷۔ ایضاً، ص ۴۱

۸۔ ایضاً، ص ۴۲

۹۔ درگاہ پرشاد نادر دہلوی، ''تذکرۃ النساے نادری'' مرتبہ رفاقت علی شاہد (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء)، ص ۲۱

۱۰۔ ایضاً، (دہلی: اکمل المطابع، ۱۸۸۴)، ص ۶

۱۱۔ ایضاً، ص ۷

۱۲۔ ایضاً، ص ۸

۱۳۔ ایضاً، مرتبہ رفاقت علی شاہد، ص ۱۸

۱۴۔ مولوی عبدالحئی، ''تذکرۂ شمیمِ سخن'' (لکھنؤ: منشی نول کشور، ۱۸۹۱ء)، ص ۸

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ابوالقاسم محتشم، ''ماہِ درخشاں'' (بھوپال: مطبع شاہجہانی، ۱۸۸۳)، ص ۲

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۸۔ درگاہ پرشاد قہر سندیلوی، ''حدیقۂ عشرت'' (لکھنؤ: مطبع دبدبہ احمدی، ۱۸۹۸)،ص ۳

۱۹۔ بابو مول چند احقر، ''نشاط افزا'' (دہلی: مطبع افتخار، ۱۸۹۸ء)،ص ۲

۲۰۔ ''اربابِ نشاط''،ص ۲، دیکھیے: https://www.rekhta.org/ebooks/detail/arbab-e-nishat-tazkira-e-shairat-ebooks?lang=ur

مآخذ

۱۔ احقر، بابو مول چند، ''نشاط افزا''، دہلی: مطبع افتخار، ۱۸۹۸ء

۲۔ بریلوی، جمیل احمد، ''تذکرہ شاعرات اردو''، بریلی: قومی کتب خانہ، ۱۹۴۴ء

۳۔ دتاسی، گارساں، ''رسالہ تذکرات'' مرتبہ تنویر احمد علوی، ترجمہ ذکاء اللہ، دہلی: س،ن

۴۔ دہلوی، درگاہ پرشاد نادر، ''تذکرۃ النساے نادری'' مرتبہ رفاقت علی شاہد، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء

۵۔ ______، ______، دہلی: اکمل المطابع، ۱۸۸۴ء

۶۔ سندیلوی، درگاہ پرشاد قہر، ''حدیقۂ عشرت''، لکھنؤ: مطبع دبدبہ احمدی، ۱۸۹۸ء

۷۔ عبدالحئی، مولوی، ''تذکرہ شمیم سخن''، لکھنؤ: منشی نول کشور، ۱۸۹۱ء

۸۔ محتشم، ابوالقاسم، ''ماہ درخشاں''، بھوپال: مطبع شاہجہانی، ۱۸۸۳ء

۹۔ میرٹھی، فصیح الدین رنج، ''بہارستان ناز'' مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی، لاہور: مجلسِ ترقی ادب، ۱۹۶۴ء

ویب سائٹ

https://www.rekhta.org/ebooks/detail/arbab-e-nishat-tazkira-e-shairat-ebooks?lang=ur